New Era Magazine
تہنیت علی
Creation
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
محبت
بھیک ہے شاید
از
عظمیٰ ضیاء
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت بھیک ہے شاید

از عظمیٰ ضیاء

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

باب ۲

جانا پہچانا اجنبی

تمھیں بھیجا تھا انہیں لینے۔۔۔اور تم اپنی میٹینگ کے چکر میں بچیوں کو۔۔۔اس سے پہلے کہ اماں بی بات مکمل کر تیں سامعیہ فوراً کمرے میں داخل ہوئی۔

اماں بی۔۔۔جانے دیں۔۔آ تو گئی ہیں نا بچیاں۔۔۔اب آپ خوا مخواہ۔۔۔

کیا خواہ مخواہ؟؟سامعیہ۔۔۔لاپرواہ ہو گیا ہے یہ بچہ۔۔۔مت برتو اتنی رعایت اس کے ساتھ۔۔۔شاویز اس کی بات سن کر ایک دم مسکرادیا اور دل ہی دل میں سر گوشی کرنے لگا۔

ابھی یہ رعایت برت رہی ہیں نا جیسے آپ۔۔۔دیکھو ذرا۔۔۔مجال ہے۔۔۔کسی بات کا جو اثر ہوا اس پر۔۔۔برابر مسکرائے جارہا ہے۔۔وہ جھنجلائیں جس پر سامعیہ نے اسے گھورا مگر وہ پھر بھی باز نہ آیا۔

اچھا میں جاؤں۔۔وہ شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے اجازت لینے لگا جس پر اماں بی نے اسے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

اماں بی۔۔۔ تھوڑی سی رعایت برتیں۔۔۔ وہ طنزیہ کھلکھلایا جس پر سامعیہ ہنس پڑی۔

جاؤ۔۔۔ دفع ہو جاؤ۔۔۔ شرم نہیں آتی۔۔۔ بزرگوں کا مذاق اڑاتے۔۔ انہوں نے غصہ سے سامعیہ کی طرف دیکھا۔ اماں بی کی اس پر نظر پڑتے ہوئے سامعیہ بھی سنجیدہ ہوئی اور شاویز کو اشارۃً وہاں سے جانے کا کہنے لگی۔

❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦ ❦

نعیم۔۔۔ زیبا بیڈ کی دوسری سائیڈ پر بیٹھتے ہوئے ان سے بولی جبکہ وہ اپنے حساب کتاب میں مصروف تھے۔

میں سوچ رہی تھی۔۔ کیوں ناں ہم جنت کے ساتھ ساتھ مہر کا بھی کچھ سوچیں۔۔؟؟

آخر کو مہر بڑی ہے جنت سے۔۔

ہوں۔۔۔ وہ اپنے کام میں مصروف تھے۔

نعیم۔۔۔ وہ انہیں بغور دیکھتے ہوئے چڑی۔

یہ حساب کتاب یہاں بھی؟؟ میں نے کچھ کہا ہے آپ سے۔۔۔

ہاں۔۔ زیبا بولو۔۔۔ وہ اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

نعیم کیوں ناں ہم۔۔۔ مہر کا بھی کہیں رشتہ پکا کر دیں۔۔ وہ رائے دینے لگیں۔

مہر کا رشتہ۔۔۔؟؟ وہ چونکے۔

ہاں۔۔۔اس میں چونکنے والی کون سی بات ہے بھلا؟؟زیبا حیرت سے پوچھنے لگی۔

چونکنے والی بات ہے نا۔۔۔یہ باتیں تو اماں بی کے سوچنے کی ہیں۔۔۔نا کہ ہماری۔۔وہ بری الذمہ ہوئے۔

ٹھیک ہے اماں بی سوچیں۔۔۔مگر ہماری بیٹی ہے وہ آخر۔۔۔

زیبا۔۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولے۔

دیر آئے درست آئے۔۔۔وہ ہولے سے مسکرا دیئے جواباً وہ خاموشی سے بس ان کا چہرہ دیکھنے لگی مگر مزید کچھ بول نہ پائی۔

☙☙☙☙☙☙☙☙☙☙☙☙☙☙☙☙

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمجھا دینا اپنے بیٹے کو۔۔کل کوئی تماشا نہ کرے۔۔۔ندیم صاحب سامعیہ سے بولے۔

آپ بے فکر رہیئے۔۔وہ انکی سنجیدگی کو محسوس کرتے ہوئے انہیں تسلی دینے لگیں۔

کئی مرتبہ تم مجھے یہ کہہ چکی ہو۔۔۔مگر۔۔۔نتیجہ۔۔۔تمھارے سامنے ہے۔۔۔ہر بار ہمیں شرمندگی اٹھانی پڑی۔۔صرف اسی کی وجہ سے۔۔۔وہ وضاحت کرنے لگے۔

کل کچھ کر نہیں پائے گا وہ۔۔وہ ذہن میں کوئی ترکیب سوچتے ہوئے بولیں۔

اور سارے انتظامات مکمل ہو گئے؟؟وہ مزید بولے۔

جی۔۔۔سب ہو گیا۔وہ مسکرائیں۔

یہ تو اللہ کا احسان ہے ہم پر۔۔۔اور مسٹر اور مسز ہارون کی دریادلی۔۔اتنی عزت افزائی کے بعد بھی آرہے ہیں ہمارے گھر۔۔کوئی اور ہوتا تو چار حرف بھیجتا ہم پر۔۔۔سامعیہ اندر ہی اندر نادم ہوئی۔

اور ہاں اسے یہ بھی سمجھا دینا،جیسا وہ چاہتا ہے ویسا کبھی بھی ہو نہیں سکتا۔۔امید ہے کل بات پکی کر کے ہی جائیں۔۔تو پلیز۔۔۔تم سمجھ رہی ہو نا سامعیہ۔۔۔

جی۔۔جی۔۔۔کل ضرور رشتہ پکا ہو جائے گا۔۔۔وہ قدرے یقین سے بولیں اور ذہن میں کچھ سوچنے میں مصروف ہو گئیں۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

امی مجھے نہیں جانا کہیں۔۔۔اور وہ بھی اتنی رات کو۔۔۔شاویز رونی صورت بنا کر بولا۔

شاویز اکیلے نہیں بھیج رہی تمھیں۔۔۔ڈرائیور ساتھ ہی ہو گا تمھارے۔۔۔

واہ۔۔۔صدقے جاؤں میں اپنی ماں کے۔۔۔وہ ہنسا۔

ڈرائیور نہ ہو گیا بیوی ہو گئی۔۔۔وہ ان کے قریب آکر شرارتی انداز میں بولا۔

ہٹ۔۔دفعہ ہو پرے۔۔۔وہ اس کو پیچھے کرتے ہوئے ہنس دیں۔

اچھا۔۔۔میرے بچے۔۔۔جانا بہت ضروری ہے۔۔تمھارے ماموں بیمار ہیں۔۔ان کو یہ کچھ روپے بھجوانے ہیں۔۔وہ بہانہ گڑھتے ہوئے بولیں۔

کیا۔۔؟؟وہ بیمار ہیں؟آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے؟وہ حیرت سے بولا۔

ہاں تو اب بتا رہی ہوں ناں۔۔ابھی جاؤ گے۔۔تو صبح پہنچو گے ناں۔۔وہ تفصیلاََ بولیں۔

ہاں۔۔۔ٹھیک ہے۔۔وہ پر امیدی سے بولا۔

ماموں جان جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔بلکہ ایسا کریں ناں۔۔۔آپ بھی چلیں میرے ساتھ۔۔مل بھی لیجیئے گا ان سے۔۔۔

نہیں میں نہیں جا سکتی۔۔۔یہاں بہت کام ہے۔۔کل یہاں مہمانوں نے۔۔۔وہ بات کرتے کرتے رکیں جس پر وہ چونکا۔

مہمانوں نے؟؟کیا مطلب؟؟

وہ میرا مطلب ہے۔۔۔کوئی آتا جاتا ہے گھر پر۔۔۔اور اماں بی اس وقت سو رہی ہیں اور ان کی اجازت لئے بغیر تو نہیں ناں جا سکتی۔۔وہ بات کو فوراََ بدلنے لگیں۔

اوہ گاڈ۔۔اماں بی۔۔۔اماں بی۔۔۔ہر ایک کو اماں بی فوبیا ہو گیا ہے۔۔۔وہ کھلکھلایا۔

ابو جان۔۔چچا جان۔۔۔گھر والے سب اور جنت۔۔۔سبھی ان کے انتظار میں ہی کیوں رہتے ہیں۔۔۔وہ تنگ آ کر بولا۔

بس چھوڑو۔۔یہ سب۔۔اور تیاری پکڑو۔۔۔وہ وہاں سے جانے لگیں۔

امی۔۔اس نے انہیں پیچھے سے پکارا۔

ہاں بیٹا۔۔۔وہ مسکرا دیں۔

وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔

ہاں۔۔بولو۔۔۔وہ بغور دیکھنے لگیں۔

نہیں۔۔کچھ نہیں۔۔۔اس نے کچھ سوچا اور پھر پلکیں جھپکا کر سر کو جھٹکا۔

آکر بتاؤں گا۔۔ابھی جانا ضروری ہے ناں۔۔۔کل شام میں بتاؤں گا۔۔۔وہ مسکرایا جس پر وہ بھی مسکرا دیں۔

ٹھیک ہے۔۔اچھا۔۔ گرم چادر اوڑھ لینا۔۔سردی بہت ہے باہر۔۔۔وہ اتنا کہتے ہی وہاں سے چلی گئیں جبکہ وہ مسکرا دیا۔

ویسے جنت بات تو ہے سوچنے کی۔۔۔انکل ہارون اور ان کی مسز کیسے رضامند ہو گئے دوبارہ آنے پر؟؟مہر صبح کے لیے تیاری میں مصروف تھی۔وہ ہاتھ میں چوڑیوں کو دیکھتے ہوئے مسکرائی۔

کیوں ناہوتے رضامند؟؟آخر جنت آپی ہیں ہی بہت بیوٹی فل۔۔۔ایمل تعریفی انداز میں مسکرائی۔

تو اس کا مطلب ہے جو باقی رشتے کے لیے آنے والے بے عزت ہو کر گئے ہیں انہیں

جنت پسند نہیں آئی۔۔۔مہر مسکرائی جس پر ایمل اور سدرہ دونوں ہنس پڑیں۔

نہیں ایسے تو نہیں ہو سکتا۔۔۔بس وہ ڈیزرو نہیں کرتے تھے ہماری جنت آپی کو۔۔۔

سدرہ نے تیزی سے جواب دیا جس پر جنت مسکرادی۔

فلسفہ جھاڑنے میں بالکل اپنے بھائی شاہویز پہ گئی ہو تم سدرہ۔۔ویسے اس وقت دعا کرنی چاہیے آپ لوگوں کو۔۔۔یہ باتیں چھوڑو۔۔۔مہر نے جنت کی طرف دیکھ کر بولا۔

کیوں دعا کیوں؟؟ایمل اور سدرہ فورا بولیں۔

کیونکہ تمھارا بھائی ہے ہی بہت کمینہ۔۔۔کیا پتہ انہیں بے عزت کردے اب کی بار بھی۔۔۔وہ شرارت سے دونوں بولیں۔

ویسے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ شاویز بھائی کو آخر مسئلہ کیا ہے؟؟ایمل اور سدرہ کھلکھلا کر ہنسیں۔

مسئلہ فیثا غورث ہے اسکا۔۔اب کوئی الخوارزمی ہی ڈھونڈو۔۔مہر کے اس شگوفے پہ دونوں مزید کھلکھلا کر ہنسیں۔

بس دماغ خراب ہے اس کا۔۔اسے ماہر طب کو دکھائیں نا کہ کسی ریاضی دان کو۔۔۔

جنت نے بدتمیزی سے جواب دیا تو دونوں کی ہنسی یکدم رکی۔

دونوں نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔

چلو۔۔۔ایمل سدرہ۔۔۔سو جاؤ تم لوگ۔۔رات بہت ہو گئی ہے۔۔۔جنت کے موڈ کو بھانپتے ہوئے مہر نے دونوں سے کہا جس پر وہ اٹھ کر چلی گئیں۔

جی۔۔۔دونوں نے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا۔

جنت کیا ہو گیا ہے آخر؟؟مہر نے ڈانٹا۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی اس کے بارے میں۔وہ چڑی۔

بات نہیں کرنی مگر کیوں۔۔؟؟شاویز سے آخر اتنی پرابلم کیوں ہونے لگی ہے تمھیں؟

وہ بحث کرنے لگی۔

یہ بھی میں اب بتاؤں تمھیں؟؟وہ بحث کرنے لگی۔

کم آن جینی۔۔۔وہ یہ سب تمھارے لئے ہی تو کرنا ہے۔۔۔وہ مزید بولی مگر یکدم اس کی سوچ ایک دوسری سوچ پر غالب آنے لگی۔

ایک منٹ۔۔ کہیں۔۔۔وہ تم میں انٹرسٹڈ تو نہیں ہے؟مہر نے خیال پیش کیا۔

ارے نہیں۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں۔۔ جینی نے تیزی سے جواب دیا اور بیڈ پر موجود چیزیں سمیٹنے لگی۔

مجھے نہیں لگتا۔۔۔اسکا رویہ دیکھتے ہوئے مہر نے شکی انداز میں کہا۔

اٹس اپ ٹو یو۔۔۔ جینی نے کندھے اچکائے اور بیڈ پر موجود چیزیں کو اٹھا کر کپ بورڈ میں رکھ دیا اور واپس اس کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

جینی۔۔۔ کیا اس نے تم سے ایسی کوئی بات کی ہے؟؟ مہر نے مزید پوچھا۔

کیا تم اس کا ذکر چھیڑ بیٹھتی ہو۔۔ پلیز بہت نیند آرہی ہے۔۔ صبح یونیورسٹی جانا ہے۔۔

یونیورسٹی؟؟ ہیلو۔۔۔ مائی ڈیئر کزن۔۔۔ یونیورسٹی تو صبح جانا ہی نہیں۔۔۔ بہانے مت بناؤ۔۔۔ بتاؤ مجھے پوری بات۔۔ مہر نے چالاکی سے کہا اور ضد کرنے لگی۔

مہر۔۔۔ اس نے مایوسی سے کہا۔

اس کی باتیں۔۔۔ میری سمجھ سے باہر ہیں۔۔۔ ایک طرف تو کہتا ہے۔۔ کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔ اور دوسری طرف۔۔۔ وہ بات کرتے کرتے رکی۔

اور دوسری طرف؟؟ مہر سوالیہ بولی۔

دوسری طرف وہ اپنے گھر والوں کے سامنے ہر آنے والے رشتے والوں کی بے عزتی کر دیتا ہے۔

تو۔۔ وہ تو اس لیے۔۔۔ کہ تم اسکی پسند ہو۔۔۔ تو بھلا دوسرے لوگ کیوں آئیں تمھیں دیکھنے۔۔۔؟ مہر نے سمجھایا۔

ہاں۔۔۔ تو وہ جیسے مجھ سے کہتا ہے۔۔۔ ویسے اماں بی جب اسے ڈانٹتی ہیں۔۔۔ تو وہ

کیوں نہیں بتاتا نہیں ؟؟ جینی نے سوال کیا۔

جبکہ مہر خاموش ہی رہی۔

نہیں ہے ناں کوئی جواب۔۔۔ میرے پاس بھی کوئی جواب نہیں ہوتا۔۔۔ جب یہی سوال خود سے کرتی ہوں۔۔۔ سوائے اسکے کہ۔۔۔ وہ بات کرتے کرتے رکی۔

کہ ؟؟ مہر سوالیہ بولی۔

مجھے بے قوف بنانا چاہتا ہے۔۔ اسے لگتا ہے کہ باہر کسی لڑکی سے کیوں ؟ گھر میں کزن ہے ناں۔۔ اسی سے اپنا الو سیدھا کرلے۔۔ لیکن سوچ ہے یہ اسکی۔۔ جنت کبیر خان اسکی باتوں میں ہرگز نہیں آئے گی۔۔ وہ ذرا فخر سے بولی۔

ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو۔۔ وہ سیریس ہو پھر ؟؟ اس نے اس سے تکرار کی۔ کیونکہ وہ شاہ ویز کے متعلق اسکے خیال پر حیران تھی۔

واٹ ایور۔۔ لیکن میں سیریس نہیں۔۔ وہ کندھوں کو اچکا کر بے نیازی سے بولی۔

اسکی بات پر مہر نے خاموش لبوں سے اسکی طرف دیکھا اور پھر اسکے چہرے کی سنجید گی کو جانچتے ہوئے بات بدلی۔

خیر چھوڑو۔۔۔ میں چائے لے کر آتی ہوں۔۔ تم سونا نہیں اچھا۔۔ وہ اسے کہتے ہوئے

www.neweramagazine.com

اٹھی اور مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جبکہ جینی نے موبائل اٹھایا اور اسے استعمال کرنے لگی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ہم بہت معذرت چاہتے ہیں۔۔۔جو کچھ آپ کو شاویز نے کہا اس سب کے لیے دل سے معذرت کرتے ہیں ہم۔۔۔ماموں ندیم نظریں جھکائے بولے۔

ارے نہیں بھائی صاحب۔۔مسٹر ہارون فوراً بولے۔

شاہ ویز بہنوں کی طرح اسکا خیال رکھتا ہے۔۔بس اسی لیے۔۔وہ جنت کے لیے ہم سے زیادہ کیئر نگ ہے۔۔ہم دل سے معذرت کرتے ہیں آپ سے۔۔زیبا کے منہ سے ادا ہونے والے الفاظ پر نعیم صاحب نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا۔

معذرت کیسی؟؟مسز ہارون بھی خوش خلقی سے بولیں۔

کوئی بات نہیں۔۔بس۔۔۔ہمیں آپکی۔۔۔بھانجی۔۔۔پسند ہے۔۔تو بس یہی ہمارے گھر کی جنت ہی بنے گی۔۔وہ مزید ہنسی اور ان کے تاثرات صاف ظاہر کر رہے تھے کہ وہ دل سے خوش ہیں۔

ہاں۔۔بہن بالکل۔۔۔جیسے آپ خوش۔۔۔زیبا ماموں نعیم کی طرف دیکھ کر پھر مسٹر ہارون اور مسز ہارون سے بولی۔

بس بیٹا۔۔۔قسمت اور نصیب کا کھیل ہے۔۔۔میری تو دعا ہے اللہ میری جنت کو رنگ لگا دے اور ماشاءاللہ سے جہانگیر جیسا شخص ہماری جنت کو کہاں مل سکتا ہے۔۔اماں بی نے جہانگیر کی طرف دیکھا جو نظریں جھکائے بیٹھا ہوا تھا اور پھر آنکھوں میں پر امیدی لیے گہرے انداز میں مسکرا دیں۔

اماں بی۔۔۔اگر۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔۔وہ مسٹر ہارون کی آنکھوں کے اشارے کو سمجھتے ہوئے رک رک کر بولیں۔

وہ یہ ہم۔۔۔کچھ چیزیں لائے ہیں۔۔۔اور اگر آج ہی رسم ہو جاتی تو۔۔۔بہتر ہوتا۔۔۔ وہ پاس پڑے شاپنگ بیگ کو دیکھتے ہوئے عاجزانہ انداز میں بولیں۔

آج۔۔۔اماں بی نے گہرے انداز سے کہا اور پھر کچھ سوچ کر دوبارہ بولیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔نیک کام میں کس بات کی دیر۔۔۔وہ ہنس دیں۔

سامعیہ۔۔۔سامعیہ۔۔۔انہوں نے بڑی بہو کو پکارا۔

جی۔۔۔اماں بی۔۔۔وہ تیزی سے آئی اور سب کو سلام کیا اور خوش دلی سے ملی۔

یہ چیزیں لے جاؤ۔۔۔مہر کو بولو۔۔۔۔جنت کو تیار کر دے۔۔۔رسم آج ہی ہو گی۔۔۔ انہوں نے اطلاع دی۔

اماں بی۔۔۔آج۔۔۔مگر۔۔۔؟سامعیہ ہکلائی۔

ہاں۔۔۔تو۔۔۔اچھا ہے ناں۔۔ندیم صاحب فوراً سے بولے جس پر سامعیہ نے پوری بات کیے بغیر ہی چیزیں پکڑیں اور وہاں سے چل دی۔

زیبا۔۔۔تم بھی ذرا۔۔۔معاملات کو دیکھو جا کر۔۔۔اماں بی نے زیبا کو آہستگی سے کہا جس پر وہ اٹھی۔

اور بھائی صاحب۔۔۔کاروبار کیسا جا رہا ہے؟؟ہارون صاحب نے دریافت کیا۔

بس۔۔۔اللہ کا کرم ہے۔۔۔آجکل چھوٹا بیٹا ہی کاروبار سنبھال رہا ہے۔۔بڑا بیٹا اور بہو تو ماشاءاللہ سے انگلینڈ گئے ہیں۔۔۔وہ ایک لمبی تفصیل بتانے لگے۔

اممم۔۔۔وہ شاویز نظر نہیں آ رہا۔۔آخر جہانگیر نے خاموشی توڑی اور کافی کشمکش کے بعد ندیم صاحب سے پوچھ ہی ڈالا جس پر اماں بی نے یکدم نظر اٹھا کر جہانگیر کو دیکھا اور پھر ندیم صاحب کو۔

ندیم صاحب دھیما سا مسکرائے۔

وہ۔۔اصل میں۔۔۔ماموں بیمار ہیں اس کے۔۔۔بہاولپور گیا ہے ذرا۔۔۔وہ خوش خلقی سے بولے۔

اوہ اچھا۔۔۔جہانگیر نے تاسف سے کہا اور مزید کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اماں بی بولیں۔

اور سناؤ بیٹا۔۔۔آجکل کیا ہو رہا ہے؟؟کاروبار کیسا جا رہا ہے؟؟

جی۔۔۔بہتر۔۔۔وہ مسکرادیا اور یوں اماں بی نے اسے شاویز سے متعلق گفتگو کرنے سے دور رکھتے ہوئے اپنی باتوں میں ہی مصروف رکھا۔

تائی جی۔۔۔کوئی کام ہے تو بتایئے؟مہر کچن میں آموجود ہوئی اور ارد گرد رکھی گئی چیزوں کا جائزہ لیتے ہوئے بولی۔

نہیں۔۔سب کام ہو گیا۔۔۔انہوں نے پلیٹوں کو ٹرے میں بالترتیب رکھا اور اس سے بولیں۔

تیار ہو گئی جنت؟؟

جی۔۔۔میں نے اسکو تیار کر دیا ہے۔۔۔مگر کیا فائدہ تائی جی۔۔۔اتنی تیاری کا۔۔۔وہ افسردگی سے بولی۔

کیوں؟کیوں فائدہ نہیں؟؟وہ چونکی۔

آپ بہتر جانتی ہیں۔۔۔شاویز کو۔۔۔اور۔۔۔

شاویز یہاں نہیں۔۔۔انہوں نے مہر کی بات تیزی سے کاٹی جبکہ وہ حیرت سے ان کی طرف گویا ہوئی۔

یہاں نہیں؟؟تو پھر کہاں؟؟

جہاں بھی ہے مگر بے فکر رہو۔۔۔کوئی بدمزگی نہیں ہوگی آج۔۔۔وہ پر مطمئن تھیں اور پراعتماد بھی، جس پر مہر پریشان ضرور ہوئی مگر پھر ان کی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے وہ خود بھی مسکرادی۔

امی۔۔۔آجائیں۔۔۔۔اماں بی بلا رہی ہیں۔۔۔سدرہ کچن میں آئی۔

ہاں۔۔۔بس۔۔۔آئی۔۔۔۔ایمل کہاں ہے سدرہ؟

جی۔۔۔امی وہ آپی جنت کے پاس بیٹھی ہے۔۔۔سدرہ نے اطلاع دی اور پھر چیزیں باہر میز پر رکھنے لگی۔

بھابھی۔۔۔بھابھی۔۔۔زیبا انہیں پکارتے ہوئے تیزی سے آئیں۔

ہاں۔۔۔زیبا۔۔۔بس چائے تھرماس میں ڈالنی رہ گئی ہے۔سامعیہ تیزی سے چائے کی پتیلی سے ڈھکن ہٹایا۔

امی۔۔دیکھا اسے؟ کیسی لگ رہی ہے وہ؟؟ مہر نے تعریف وصول کرنے کی غرض سے پوچھا۔

بہت خوب۔۔۔۔

ویسے آج تو انہوں نے رشتہ پکا کرنا تھا نا کہ منگنی۔۔۔پھر یہ سب اتنی جلدی اور اچانک کیوں امی؟؟؟ زیبا نے اسکے سوال کو اگنور کرنا ہی بہتر سمجھا کیونکہ اسکی اگلی بات میں ہی

مہر کے لیے جواب تھا۔

یہ۔۔۔آج سناٹا سا کیوں ہے گھر پر۔۔۔وہ ارد گرد نظر دہراتے ہوئے ذرا طنزیہ بولیں مگر اسکے چھپے ہوئے لفظوں کا مطلب سامعیہ خوب سمجھ چکی تھی کہ وہ شاویز کو ہی تلاش کر رہی ہے۔

ارے امی سناٹا کہاں ؟؟ مہمان باہر بیٹھے ہیں۔۔۔ان کے قہقہوں کی آوازیں۔۔۔ سنیں ذرا۔۔۔اس نے ایک نظر سامعیہ کی طرف دیکھا جس نے زیبا کی بات کو اگنور کیا اور دوسرے ہی لمحے اپنی ماں سے بولی جس پر زیبا ہولے سے مسکرا دی۔

ہاں۔۔۔اچھا۔۔۔چلو جلدی کرو۔۔آج کسی قسم کی بدمزگی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ چلو آجاؤ۔۔۔۔وہ طنزیہ بولی اور فوراً ہی چلی گئیں،سامعیہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور چپ ہی رہی، جبکہ مہر کو یہ بات بہت محسوس ہوئی۔

تائی جان۔۔۔۔اس نے انہیں بغور دیکھا۔

اہمم۔۔۔ہاں۔۔۔وہ تھرماس میں چائے ڈالتی ہوئی بولیں۔

تائی جان۔۔۔۔اداس مت ہوں۔۔۔آپ کو تو پتہ ہے ناں ! امی کی عادت کا۔وہ۔۔۔ تو۔۔بس۔۔۔۔مہر اندر ہی اندر شرمندہ ہوئی۔

کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔اور ہولے سے انداز میں مسکرا دیں۔

اچھا۔۔یہ سب لے جاؤ۔۔۔میں جنت کے پاس ہو آؤں۔۔۔انہوں نے کچھ چیزیں اور چائے بھرا تھرماس اسے دیا۔

جنت کے پاس۔۔۔۔اس نے سوال کیا۔

ہاں۔۔۔تم لے جاؤ۔۔۔یہ سب۔۔۔یہ نہ ہو اس سے پہلے اماں بی خود آجائیں۔۔۔وہ ہولے سے ہنستے ہوئے بولیں جس پر وہ بھی ہنس دی۔

کیسی عجیب زندگی ہے۔۔۔۔شروع سے لے کر اب تک ہر فیصلہ، ہر حکم اماں بی کا ہی میں نے مانا ہے۔۔۔سچ کہتے ہیں۔۔۔بزرگوں کے فیصلوں سے زندگی میں رونق آجاتی ہے۔۔۔۔لیکن اماں بی کا یہ فیصلہ؟؟ کیا ٹھیک ہے؟؟زندگی کی عارضی چیزوں کے لیے تو کبھی یہ خیال ہی نہیں آیا کہ ان کا فیصلہ غلط ثابت ہو گا یا درست مگر اب کی بار۔۔ نجانے کیوں۔۔۔۔جی چاہتا ہے۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے بیٹھی قیمتی جوڑے میں ملبوس خود سے باتیں کرنے میں اس قدر مصروف تھی کہ سامعیہ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور تیزی سے اپنے خیال کو خود سے دور کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اس کے الفاظ جی چاہتا ہے سے آگے نامکمل ہو گئے۔

ممانی جان آپ۔۔۔۔آیئے۔۔۔اس نے فوراً سے دروازہ کھولا۔

ہلکے گلابی جوڑے اور نفیس جیولری میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

بیٹھیے۔۔۔وہ تھوڑا پریشان ہوئی مگر پھر بھی مسکراتی ہوئی بولی۔

بہت اچھا لگ رہا ہے یہ رنگ تم پہ۔۔۔انہوں نے تعریف کی۔

شکریہ۔۔ مگر سچ کہوں تو ممانی جان۔۔۔یہ جیولری بہت ہیوی ہے۔۔۔اس نے شکریہ ادا کیا مگر پھر جیولری سے الجھتے ہوئے بے زار ہوئی۔

ہاں۔۔۔ساری چیزیں ہی قیمتی ہیں بیٹا۔۔۔۔میری دعا ہے۔۔۔تمھاری زندگی میں ان چیزوں کی چمک سے زیادہ چمک ہو۔۔۔۔مگر بیٹا۔۔۔وہ بات کرتے کرتے رکیں۔

کیا ہوا؟؟اس نے بے چینی سے پوچھا۔

جنت۔۔۔۔وہ۔۔۔۔شاویز۔۔۔۔وہ بات کرتے کرتے رکیں۔

کیا آج پھر شاویز نے۔۔۔؟؟وہ خدشہ ظاہر کرتے ہوئے بولی مگر سامعیہ خاموش ہی رہی جس پر وہ تذبذب کا شکار ہوئی۔

پتہ تھا مجھے۔۔۔۔کہ آج بھی ویسا ہی ہو۔۔۔نجانے مسئلہ کیا ہے اسے مجھ سے۔۔۔ جب مجھے اماں بی کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں تو وہ کیوں نہیں سمجھ جاتا۔۔۔ممانی جان۔۔۔پلیز۔۔۔میں مزید یہ توہین نہیں سہہ سکتی۔۔۔۔۔وہ بولتی چلی گئی جبکہ اسکی آواز کانپنے لگی۔

مگر۔۔جنت۔۔۔وہ بولیں مگر جنت تیزی سے بولی۔

کیا مگر؟؟ممانی جان۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے نہیں چاہیے اسکی کوئی ہمدردی اور نہ ہی سپورٹ۔۔۔

مگر بیٹا۔۔۔اس نے ہمیشہ تمھیں اپنا دوست سمجھا ہے۔۔بھلا وہ کیسے غلط ہونے دے گا تمھارے ساتھ۔۔۔انہوں نے بات کو گول مول کیا۔

ممانی جان؟؟آپ بھی؟؟وہ شکوہ کرنے لگی۔

کچھ غلط نہیں ہو رہا میرے ساتھ۔۔۔جب مجھے ہی اس سے محبت نہیں تو اسکی یکطرفہ محبت کا فائدہ؟؟وہ پھٹ پڑی۔

محبت کی تو بات ہی نہیں کی میں نے؟وہ نہایت نرمی سے اسکی آنکھوں میں کچھ ٹٹولنے کی کوشش کرنے لگیں جبکہ اتنا سنتے ہی جنت نے گردن کو خم دے کر سر کو جھکا لیا اور اسکے لبوں پر ایک خاموشی طاری ہو چکی تھی۔

یکطرفہ محبت؟؟اب سمجھی۔۔۔شاویز بہاولپور جانے سے پہلے مجھے کیا بتانا چاہتا تھا۔۔۔وہ دکھ سے بولیں۔

بہاولپور؟؟جینی نے سوال کیا۔

ہاں۔۔وہ یہاں نہیں۔۔۔انہوں نے تصدیق کی۔

مگر۔۔۔آپ نے تو۔۔۔۔وہ قدرے ٹھنڈے لہجے سے بولی۔

ہاں۔۔۔۔کچھ نہیں ہوا آج۔۔۔اور بے فکر رہو۔۔۔اسکے ماموں کی بیماری کا بہانہ کر کے میں نے اسے بہاولپور بھجوادیا رات کو۔۔۔تا کہ آج کا دن۔۔۔سکون سے گزرے نہ تمھارے لیے اذیت بنے اور نہ میرے لیے۔۔۔وہ رک رک کر بولیں جبکہ جینی بس حیرت سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔

لیکن۔۔۔جنت۔۔۔اگر۔۔۔تم چاہو تو۔۔۔میں تمھیں اپنے شاویز کے لیے مانگ سکتی ہوں۔۔۔وہ پر امید ہوئیں۔

ممانی جان۔۔۔ایسا نہیں کر سکتی میں کبھی۔۔۔میں اماں بی کے فیصلے کے خلاف نہیں جا سکتی۔۔۔وہ الجھتے ہوئے بولی۔

جنت۔۔۔ایک دفعہ سوچ لو بیٹی۔۔۔منگنی کے لیے نیچے مت آنا۔بلکہ بیماری کا بہانہ کر لینا یا کچھ اور۔۔۔باقی سب میں سنبھال لوں گی۔۔۔۔انہوں نے گہرے تاثر سے کہا اور پھر وہاں سے خاموشی سے اٹھ آئیں جبکہ جینی اندر ہی اندر پریشان ہونے لگی وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔

ہزاروں سوال،ہزاروں باتیں اسے اپنے گھیرے میں لیے ہوئے تھیں اور اسکا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔

بیٹے کی محبت میں ہی وہ اسے بہانہ کرنے کا مشورہ دے کر آئی تھیں۔۔ ورنہ وہ کبھی ایسا نہ کہتی۔ سامعیہ کسی حد تک پرامید تھی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ جینی کبھی بھی اسکا ساتھ نہیں دے گی۔۔۔ جینی نے شروع سے لے کر آج تک وہی کیا جو اماں بی نے چاہا اور اس فیصلے میں بھی اس نے وہی سوچا۔

سامعیہ۔۔ کیا ہوا؟؟ بہو؟؟ تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے ناں! اماں بی نے اسے مہمانوں میں گم سم بیٹھے دیکھا تو پوچھ ہی ڈالا۔

جی۔۔ بس۔۔۔ ایسے ہی۔۔۔ وہ ہولے سے مسکرا دیں۔

اچھا۔۔ جاؤ مہر۔۔ جنت کو لے آؤ۔۔۔ اماں بی کی ہدایت پر مہر اٹھ کھڑی ہوئی۔

جی اماں بی۔۔۔ وہ وہاں سے چلی گئی اور اسکے ساتھ ساتھ ایمل اور سدرہ بھی سیڑھیاں چڑھنے لگیں۔

بہن جی۔۔۔ اور سنائیے۔۔۔ مسز ہارون خوش خلقی سے بولیں۔

جی۔۔۔ اللہ کا شکر ہے۔۔۔ سامعیہ ہنس کر بولیں۔

پریشان نہ ہوں۔۔۔ آپ کے بھائی ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔ وہ پرامیدی سے بولیں۔

جی۔۔۔ آمین۔۔۔ اس نے ایک نظر ندیم صاحب، اماں بی اور سب گھر والوں پر ڈالی اور پھر ان کی طرف دیکھ کر بولی۔

ماشاءاللہ۔۔ مسز ہارون جنت کو مہر،ایمل اور سدرہ کے ہمراہ سیڑھیوں سے اترتا دیکھ کر محبت سے بولیں۔ جہانگیر نے بھی اپنی جھکی نظروں کو اٹھایا اور مسکرا دیا۔

سامعیہ جو مسکرا رہی تھی اسکے چہرے کی مسکراہٹ غائب سی ہو گئی۔ وہ جو سوچ رہی تھی ویسا نہیں ہوا تھا۔ ہزاروں آنسوؤں کے قطرے اس کے اندر گرنے لگے تھے مگر پھر بھی وہ برابر مسکرا رہی تھی۔ شاید وہ سمجھ چکی تھیں کہ جینی مجبور ہے ٹھیک ویسے ہی جیسے وہ۔۔۔ بس اماں بی کے حکم کی تعمیل ہی دونوں کی زندگی میں اہمیت رکھتی تھی۔

ماشاءاللہ۔۔۔ ہماری بیٹی۔۔۔ ہماری بہو۔۔۔ ہارون صاحب کی آنکھوں میں خوشی کی عجیب چمک تھی۔

جنت نے نظر اٹھا کر انکی طرف دیکھا اور اپنا سر انکے آگے جھکایا۔ مسٹر اینڈ مسز ہارون نے اس کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا۔۔ سامعیہ پر اسکا دھیان پڑتے ہی اس نے شرمندگی سے انہیں دیکھ کر نظریں جھکا لیں۔ سامعیہ کی شکایتی نگاہیں اسے بے چین کرنے کے لیے کافی تھیں۔ آخر وہ اس سے نظریں ملاتی بھی تو کیسے؟؟؟

آؤ۔۔۔ بیٹی یہاں۔۔۔ مسز ہارون نے اسے اپنے پاس بٹھایا۔

بس۔۔ آج سے یہ چاند کا ٹکڑا ہمارا ہوا۔۔ وہ کھلکھلا کر ہنس دیں جبکہ جہانگیر نے نہایت محبت سے جینی کے چہرے پر نظریں جما دیں مگر وہ تھی کہ بس سر جھکائے بیٹھی تھی۔

ہاں۔۔۔ بھئی کیوں نہیں۔۔۔اماں بی کھلکھلا کر ہنس دیں۔

جہانگیر ادھر آؤ۔۔۔ مسز ہارون خود اس کے پاس سے اٹھ کھڑی ہوئیں اور انگوٹھی کی ڈبیہ نکال کر اس کے ہاتھ میں تھما دی۔

وہ اس کے پاس آ بیٹھا اور اسے گہری نظر سے اسے دیکھنے لگا۔ مگر وہ تھی کہ اب بھی سر جھکائے خاموش بیٹھی تھی۔

مجھے لگتا ہے۔۔ یہاں قرآنِ پاک پڑھا جا رہا ہے یا پھر کوئی نصابی کتاب۔۔ وہ ذرا مذاحیہ انداز میں بولا جس پر سب ہنس دیئے۔اب کی بار اس نے جھکا ہوا سر تھوڑا سا اوپر اٹھایا۔

بھئی۔۔اماں بی۔۔۔ہم جھکی ہوئی نظروں کے قائل ہیں۔۔۔جھکے ہوئے سر کے نہیں۔۔ وہ اماں بی کو مخاطب کر کے بولا مگر سنا وہ جینی کو ہی رہا تھا۔

اماں بی کو اسکا یہ انداز اچھا لگا تھا۔انہوں نے اسکی بات پہ صرف مسکرانے پہ ہی اکتفا کیا۔

سر جس کا جھکا ہے اس کو بولیے ناں جہانگیر بھائی۔۔۔اماں بی کو بھلا کیوں۔۔۔ وہ جہانگیر سے مسکرا کر بولی، جبکہ اماں بی نے اسے گہری نظر سے اسے گھورا جس پر مہر خاموش ہو گئی۔

برا مت مانئے گا۔۔ جہانگیر ایسا ہی ہے۔۔ خوش مزاج۔۔۔اور مذاحیہ بھی۔۔۔ مسز

ہارون ہنس دیں جبکہ اماں بی خاموشی سے بس مسکرا دیں۔

وہ جنت کے لیے اپنے کیے گئے انتخاب پہ بے حد خوش تھیں۔

مجھے لگتا ہے آپ مجھے اپنا ہاتھ بھی نہیں پکڑائیں گی۔۔وہ اس کے کان کے قریب جا کر ہولے سے بولا۔ مگر وہ چپ ہی رہی۔

رِنگ دے دوں۔۔۔پھر؟؟ پہن خود لیجیئے گا۔۔۔وہ مزید منہ میں بڑبڑایا مگر جینی تک اس کی آواز صاف آ رہی تھی۔

اس نے چڑ کر اپنا ہاتھ اٹھایا۔اور اسکے قریب کیا۔

ایک منٹ۔۔۔میں پک بنالوں۔۔مہرا ٹھی اور سامنے آموجود ہوئی۔

چلیے۔۔۔انگوٹھی پہنائیے۔۔۔مہر بولی۔

اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آہستہ آہستہ انگوٹھی پہنانے لگا جبکہ اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی چڑ کر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

یا اللہ خیر۔۔۔جہانگیر شرارتی انداز سے ایسے مسکرایا جیسے کوئی جنگ کرنے جا رہا ہو جبکہ مہران کی تصاویر خوب کیپچر کیئے جا رہی تھی۔

باری باری سب ان دونوں کے پاس بیٹھے اور نیک تمناؤں سے نوازا مگر جہانگیر اسے اپنی باتوں اور حرکتوں سے تنگ کرتے ہوئے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

امید نہیں تھی۔۔۔مہر تھکے انداز میں بولی۔

کس بات کی آپی؟؟؟سدرہ اور ایمل دونوں حیرانگی سے سوالیہ بولی۔

یہی کہ آجکا دن سکون سے گزرے گا۔۔۔مہر بیڈ پر آموجود ہوئی جس پر جینی نے اسکی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔

یار! چائے ہی لے آؤ۔۔جینی نے اپنا موڈ خوشگوار کرتے ہوئے کہا۔

ہاں! کیوں نہیں۔۔۔! ایمل، سدرہ پیو گی تم لوگ؟؟مہر نے سوالیہ انداز میں کہا۔

نہیں۔۔۔آپی۔۔۔دونوں اٹھیں۔

مجھے تو بہت نیند آرہی ہے۔۔ایمل نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔

اور مجھے بھی۔۔۔سدرہ بھی اسی کے انداز میں بولی۔

چلو۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔بھئی۔۔۔گڈ نائٹ۔۔۔مہر نے دونوں سے کہا جبکہ وہ دونوں وہاں سے چلی گئیں۔

اچھا۔۔۔جینی۔۔۔فریش ہو جاؤ۔۔۔میں آتی ہوں چائے لے کر۔۔مہر جاتے جاتے بولی۔

اچھا۔۔۔جلدی آنا۔۔وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اور ماتھے پر موجود بندیا اتارنے لگی۔

اچھا۔۔جناب۔۔۔وہ گردن کو خم دے کر بولی۔

اب تک تو وہ آگیا ہو گا۔۔اللہ کرے اسے پتہ نہ چلے۔۔ورنہ آتے ہی میرا جینا حرام کردے گا۔۔وہ شیشے کے سامنے بیٹھی خود سے گویا ہوئی۔

ابھی وہ جیولری اتارنے میں ہی مصروف تھی کہ اسکا دروازہ تیزی سے کھلا اور وہ طوفان کی طرح اسکے کمرے میں آوارد ہوا۔

کیا ہے یہ سب ؟؟وہ شدید غصہ میں تھا۔

تم؟؟اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے وہ جھمکا اتارتے اتارتے رکی۔

ہاں میں۔۔۔!تم لوگوں نے کیا سمجھا۔۔۔مجھے پتہ نہیں چلے گا؟؟وہ چیخا۔

شاویز۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔وہ تحمل سے بولی۔

نہیں جاؤں گا۔۔۔سنا تم نے۔۔۔وہ پھر سے چیخا اور اسکے قریب آموجود ہوا۔

تم سمجھتی کیا ہو آخر خود کو؟؟مجھے دھوکے میں رکھ کر تم نے منگنی کرلی۔۔۔اس نے اسکا ہاتھ تیزی سے گرفت میں لیا اور اسے غصہ سے بولا۔

شاویز۔۔میرا ہاتھ چھوڑو۔۔میں نے تمھیں کوئی دھوکہ نہیں دیا سمجھے۔۔مجھ پہ برسنے سے پہلے ممانی جان سے پوچھو۔۔۔اور۔۔اس نے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کی جبکہ شاویز نے اسکی بات کاٹی۔

اور کیا؟؟ کیا پوچھوں میں امی سے ؟؟ سب کچھ تو تم جانتی تھی نا؟؟؟

شاویز۔۔۔پلیز۔۔۔اسکی آنکھیں بھر آئیں۔

کیا پلیز؟؟ اس نے جتنی مضبوطی سے اسکا ہاتھ تھاما تھا اسکے ہاتھ کی کانچ کی چوڑیاں ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگیں اور اس کے ہاتھ اور بازو میں سے، خون بہنے لگا۔

چھوڑو مجھے۔۔۔اس نے اپنی پوری طاقت سے ہاتھ چھڑوایا اور اپنے بازو کی طرف دیکھا۔

یہ ہے محبت تمھاری۔۔۔اذیت دینا۔۔۔تکلیف دینا۔۔۔اور اب خون بہانا بھی؟؟

اس نے طنزیہ کہا اور اشک بہانے لگی۔

جینی۔۔۔نہیں۔۔۔ایسا نہیں۔۔۔وہ فوراً سے آگے بڑھا اور اسکا ہاتھ پکڑنے لگا، جس پر وہ اس سے ذرا پیچھے ہو لی۔

میں بہت چاہتا ہوں تمھیں یار۔۔۔مگر۔۔۔

کیا مگر؟؟ وہ خونخوار لہجہ سے بولی۔

جاؤ یہاں سے۔۔۔ورنہ میں اماں بی کو بلا لوں گی۔۔۔سمجھے تم۔۔۔وہ اس سے دو قدم اور پیچھے ہٹی۔

جینی۔۔اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے ٹشو پیپرز کے ڈبے میں سے دو تین ٹشو پیپر نکالے

اور آگے بڑھ کر اسے دینے لگا۔

خون بہہ رہا ہے یار۔۔۔وہ فکر مندی سے بولا۔

میں نے کہا نا تمھیں جاؤ۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔جا رہا ہوں۔۔۔ مگر یہ مت سمجھنا کہ تم اس جہانگیر کی ہو گی کبھی۔۔

کیونکہ میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔۔۔وہ للکار کر بولا اور وہاں سے جانے لگا۔

ابھی اس نے دروازہ ہی کھولا تھا کہ ٹرے میں چائے لیے مہر وہاں آ پہنچی۔اسے وہاں

دیکھ کر اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

تم۔۔؟؟تم کب آئے؟؟اس نے سوالیہ پوچھا مگر وہ غصیلی نگاہوں سے اسے دیکھ کر

وہاں سے تیزی سے نکل گیا۔

یہ یہاں؟؟اس نے ٹرے ٹیبل پر رکھا اور جینی کے پاس فوراً آئی۔

جینی۔۔۔کیا ہوا؟؟ جینی۔۔۔یہ چوڑیاں؟؟ یہ خون؟؟اس نے زمین پر دیکھا اور پھر

اسکے ہاتھ کو فوراً سے ٹشو لے کر اسکے بازو پر سے خون صاف کیا۔

نجانے کیوں مجھے اذیت دے کر اسے سکون ملتا ہے۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی، یہاں

تک کہ اسکی ہچکی بندھ گئی۔

جینی۔۔۔ریلیکس۔۔۔مہر دکھ سے اسکی طرف دیکھ کر بولی۔

اس نے دیر کیے بناء ہی فرسٹ ایڈ باکس کو ڈھونڈا، اس میں سے بینڈ تیج نکالی اور اسکے ہاتھ سے خون صاف کرنے کے بعد بینڈ تیج کو لگایا۔

پوچھتی ہوں۔۔۔اس کمینے کو۔۔۔وہ غصہ سے بولی اور وہاں سے جانے لگی۔

نہیں۔۔مہر۔۔۔رکو۔۔۔وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

اسے اسکے حال پر چھوڑ دو۔۔۔

مگر جینی۔۔۔وہ زچ ہوئی۔

تمہارا یہ حال کرنے والے کو اس کے حال پہ چھوڑ دوں؟؟ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟وہ دانت پیستے ہوئے بولی اور اس کے پاس سے اٹھی۔

اس نے اسکا ہاتھ پکڑا اور نفی میں گردن ہلاتے ہوئے اسے اسکے پاس جانے سے روکا۔

شاویز تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے؟ یہ تم اوپر جنت اور مہر کے کمرے میں کیا کر رہے تھے؟

سامعیہ نے اسے خوب ڈانٹا۔

امی۔۔۔آپ تو مجھ سے بات ہی نہ کریں۔۔۔سب کچھ آپ ہی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔

وہاں ماموں جان کو تندرست دیکھا تو سمجھ گیا کہ میرے ساتھ کیا گیم کھیلی گئی ہے۔۔

اسی وقت وہاں سے نکل آیا۔۔ مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ میرے آنے سے پہلے آپ لوگ

میرے ساتھ کھیلے گیم میں جیت چکے ہونگے۔۔

شاہ ویز۔۔پاگل ہو گئے ہو؟؟کس طرح کے الفاظ استعمال کر رہے ہو اپنے گھر والوں کے لیے؟؟ادب،لحاظ اور تمیز بھول چکے ہو تم؟؟انکا جی چاہا کہ وہ اسکے منہ پہ ابھی ایک تھپڑ رسید کر دیں مگر جوان بیٹا تھا،سو انہوں نے اپنے آپ کو ایسا کرنے سے روکے رکھا۔

تو اور کیا کہوں؟؟؟جھوٹ بول کر مجھے بہاولپور بھیج دیا۔۔آخر کیوں؟؟وہ شکوہ کرنے لگا۔

ہاں!بولا میں نے جھوٹ۔۔۔کیوں کہ تم نے اس لائق چھوڑا ہی نہیں کہ تم سے کچھ بھی سچ کہا جائے۔۔۔وہ قدرے نقاہت سے بولیں۔

امی۔۔وہ رو دیا۔۔

پسند کرتا ہوں میں اسے۔۔۔اپنا بنانا چاہتا ہوں۔۔۔مگر۔۔آپ نے۔۔۔

شاویز۔۔۔بیٹا۔۔۔وہ تمھاری قسمت میں تھی ہی نہیں۔۔۔۔وہ نرمی سے اسکی حالت دیکھ کر بولیں اور اسے سمجھانے لگیں۔

وہ میری قسمت میں ہی ہے۔۔ سمجھیں آپ۔۔۔وہ پورے وثوق سے بولا۔

شاویز۔۔۔بیٹھو یہاں۔۔۔اسکی حالت دیکھتے ہوئے انہوں نے اسے بیڈ پر بیٹھنے کے

لیے کہا۔

میں دودھ لے کر آتی ہوں تمھارے لیے۔۔۔وہ فوراً سے باہر آئیں۔

یااللہ۔۔۔یہ سب کیا ہو رہا ہے؟میرا بیٹا ایسا تو نہیں تھا۔۔۔وہ خود سے سرگوشی کرتے ہوئے بولیں اور آبدیدہ بھی ہو گئیں۔

چلو۔۔۔جلدی کرو۔۔۔مہر نے تیزی سے کتابیں اٹھائیں اور ہینڈ بیگ پکڑا۔

ہاں۔۔۔بس آئی۔۔۔اس نے سر پر دوپٹا اوڑھا۔

چلو بھئی،جلدی آؤ۔۔۔اماں بی دونوں کو دیکھ کر بولیں۔

دونوں ڈائننگ ٹیبل کے پاس آموجود ہوئیں اور کرسی پر بیٹھیں۔جبکہ اماں بی کی نظریں جینی پر تھیں۔

یہ بازو پر کیا ہوا؟؟وہ کافی پریشانی سے بولیں۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔وہ رک کر بولی۔

وہ۔۔۔اماں بی۔۔۔چوڑیاں اتارتے وقت۔۔۔بس ذرا سی چوٹ لگ گئی۔۔۔۔وہ نیم سا مسکرائی مگر سامعیہ سمجھ چکی تھیں کہ ایسا کیا ہوا ہے۔

افوہ۔۔۔دھیان سے چوڑیاں اتارنی تھیں۔۔۔وہ فکرمندی سے بولیں۔

اب ٹھیک ہے اماں بی۔۔۔۔مہر ہنس دی۔

اماں بی اتنی فکر کبھی میری بھی کر لیا کریں۔۔۔وہ مذاحیہ انداز سے بولی۔

ارے جب تمھیں کچھ ہوا ہی نہیں۔۔تو تمہاری فکر کیسے کریں؟؟؟زیبا کھلکھلائی۔

اللہ نہ کرے کبھی کچھ ہو۔۔۔ہماری بچیوں کو۔۔۔اماں بی نے محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

آمین۔۔۔آمین۔۔۔مہر مسکرائی اور جوس کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے پینے لگی جبکہ جینی بھی ہنس دی۔

چلو۔۔۔جلدی کرو۔۔۔جینی۔۔۔وہ اسے چائے پیتا ہوا دیکھ کر بولی۔

ہاں بس۔۔۔چلو۔۔گاڑی کے ہارن کی آواز سن کر جینی نے چائے ختم کی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

اللہ نگہبان۔۔۔بچیوں۔۔انہوں نے دعا دی اور پھر سامعیہ کی طرف متوجہ ہوئیں۔

شاویز آگیا بہاولپور سے؟؟وہ سوالیہ بولیں۔

جی۔۔۔رات کو ہی آگیا تھا۔۔

اتنی جلدی؟؟زیبا نے حیرانگی کا اظہار کیا۔

سامعیہ نے لاپرواہی سے اسے دیکھا۔

اچھا کہاں ہے؟؟؟وہ ارد گرد نظریں گھما کر پوچھنے لگیں۔

وہ اپنے کمرے میں۔۔۔ذرا طبیعت کچھ ٹھیک نہیں اسکی۔۔۔

ہاں۔۔۔ٹھنڈ بھی تو بڑھ رہی ہے ناں۔۔اماں بی نے وجہ بھی خود ہی بیان کر ڈالی اور مزید نصیحت کرنے لگیں۔

سوپ بنا کر دو اسے۔۔۔

جی۔۔۔اماں بی۔۔۔وہ خاموشی سے کرسی سے اٹھیں اور کچن میں چلی گئیں۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس قدر افسردگی کیوں ہے تمھارے چہرے پر؟؟مہرا سے دیکھ کر زچ ہوئی۔

اب یہ بھی میں بتاؤں؟؟سب کچھ تمھارے سامنے ہی تو ہے۔۔۔وہ روتا ہوا چہرہ لے کر بولی۔

جینی۔۔۔اچھا۔۔۔تھوڑا سا تو مسکرا دو۔۔۔کہیں سے بھی نہیں لگ رہا کہ کل تمھاری منگنی تھی۔۔۔اس نے اسے سمجھایا۔

تو کیا قہقہہ لگاؤں؟؟؟اس نے چڑ کر کہا۔

ارے نہیں۔۔۔بھلا یہ میں نے کب کہا۔

اچھا۔۔۔چلو۔۔۔بیٹھو یہاں۔۔۔اس نے اسے ہری بھری گھاس پر بیٹھنے کے لئے کہا

جو کہ یونیورسٹی کے لان میں موجود تھی۔

وہ بیٹھی اور بار بار اپنے ہاتھ کی طرف دیکھنے لگی جس پر پٹی بندھی تھی۔

بہت اچھے ہیں جہانگیر بھائی۔۔خوش مزاج۔۔پڑھے لکھے۔۔اور کامیاب بزنس مین تمہیں کیسے لگے؟؟ مہر کی بات پہ اس نے اسکی طرف دیکھا۔

ہاں۔۔اچھے ہیں۔۔ صحیح ہیں۔۔وہ ذرا کھوئی کھوئی سی تھی۔

امم۔۔۔میں نے جہانگیر بھائی کی بات کی ہے، کسی مفروضے کی بات تو نہیں کی۔۔یہ صحیح؟؟ یہ کیسا جواب ہوا؟؟مہر نے مایوسی سے پوچھا۔

پتہ نہیں یار۔۔پہلے تو محبت ہوتی ہے ناں۔۔پھر منگنی۔۔پھر شادی۔۔اور میرے ساتھ تو۔۔

مہر نے اسکی بات کاٹی۔

سوواٹ؟؟ کیا پتہ تمہارے ساتھ یہ پروسیجر الٹا ہو؟؟ضروری تو نہیں کہ محبت پہلے ہی ہو؟؟ جانتی ہو۔۔نکاح کے بعد ہونے والی محبت کی بات ہی کچھ اور ہے۔۔اسکی بات میں موجود افہام و تفہیم کو وہ کسی حد تک سمجھ چکی تھی مگر اسکی سوئی ابھی بھی وہاں اٹکی ہوئی تھی۔

مہر۔۔جہانگیر اچھے ہیں۔۔بہت اچھے۔۔ مگر پتہ نہیں کیوں؟؟وہ الجھی الجھی سی تھی۔

تم شاہ ویز کے بارے میں تو کہیں ؟؟اس نے خدشہ ظاہر کیا۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔۔ بالکل بھی نہیں۔۔بس۔۔پتہ نہیں۔۔ چھوڑو۔۔ جینی اکتا سی گئی تھی۔

مہر نے اسکی حالت کا بغور جائزہ لیا اور پھر تھوڑی دور جا کر کسی کو فون ملاتے ہوئے واپس اس کے پاس آموجود ہوئی۔

جینی۔۔۔ چلو اٹھو۔۔۔اسے گم سم دیکھ کر مہر نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

کیوں۔۔۔؟؟اس نے آہستگی سے کہا اور بیگ لیتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کہیں جانا ہے ہمیں ابھی۔۔۔مہر بولی۔

مجھے نہیں جانا کہیں۔۔۔اس نے بے زاری سے کہا۔

اور ویسے بھی آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے ڈرائیور انکل کے آنے میں۔۔۔اس نے گھڑی کو دیکھا اور اس سے بولی۔

دفع کرو نا! چلو۔۔۔آج تمھاری ساری افسردگی دور ہو جائے گی۔۔۔وہ پورے وثوق سے بولی۔

کیوں؟؟آج چڑیا گھر جانا ہے؟؟وہ ہولے سے ہنستے ہوئے بولی۔

بکواس نہ کرو۔۔ مہر نے اسے گھور کر دیکھا اور پھر کھلکھلا کر ہنسی۔

ٹیکسی۔۔۔؟؟یونیورسٹی سے باہر آتے ہوئے مہر نے ٹیکسی کو آواز لگائی۔

مہر۔۔۔پھر کبھی سہی یار۔۔۔آج میرا اماں بی کی ڈانٹ کھانے کا کوئی موڈ نہیں۔۔۔

جینی نے اسے سمجھایا۔

جینی۔۔۔وہ زچ ہوئی۔

بیٹھو۔۔۔اس نے نرمی سے اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

تمھاری اطلاع کے لئے عرض ہے۔۔۔میں نے ڈرائیور انکل سے کہہ دیا ہے وہ دو گھنٹے بعد آئیں گے ہمیں پک کرنے۔۔۔مہر نے اسے تفصیل سے کہا۔

مہر تم نہیں جانتی اگر اماں بی کو پتہ لگ گیا تو کیا ہوگا؟؟اس نے سوالیہ پوچھا۔

پتہ لگے گا تو تب ناں!اس نے فخریہ انداز سے بولا جس پر جینی نے جوابی نظروں سے اسے دیکھا مگر وہ آنکھ مارتے ہوئے اسے بہت کچھ واضح کر چکی تھی۔۔۔اور وہ سمجھ چکی تھی کہ اس نے ہمیشہ کی طرح اسے بے وقوف ہی بنایا ہوگا۔

انکل کا صبح فون آیا تھا کہ انہیں اچانک سسرال جانا پڑ گیا،وہ لینے نہیں آسکتے اب شاہ ویز کے ساتھ واپس جانے سے بہتر ہے انکل کا انتظار کر لیا جائے۔انہیں بیوی کو سسرال لے کر جانا تھا۔۔سو میں نے تو بس ان کی اس بات کا فائدہ اٹھایا۔اب وہ دو گھنٹے سسرال گھوم آئیں۔۔اور ہم شاپنگ مال۔۔۔اور کوئی مسئلہ ہوا بھی تو انکل جانیں اور اماں بی۔۔

ہمیں کیا؟؟وہ کندھوں کو اچکا کر ذرا بے نیازی سے بولی تو جینی نیم انداز سے مسکرا دی۔

ابھی وہ ٹیکسی سے باہر کے مناظر کو دیکھ ہی رہی تھی کہ مہر استفہامیہ انداز میں بولی۔

جینی۔۔۔ایک بات پوچھوں؟؟

اہمم۔۔۔ہوں۔۔۔اس نے اس کی جانب متوجہ ہو کر دیکھا۔

کل تیری منگنی ہوئی اور کہیں سے بھی لگ ہی نہیں رہا۔۔مہر نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔

کیوں۔۔؟؟جن کی منگنی ہو جائے،ان کے سینگ نکل آتے ہیں کیا؟؟جینی نے ہنستے ہوئے کہا۔

نہیں۔۔۔مگر اس طرح زبردستی ہنستے نہیں۔۔۔جیسے کہ تم۔۔۔مہر نے سیدھی بات کہی،جس پر جینی خاموش ہو کر رہ گئی۔

انگوٹھی کہاں ہے تمہاری؟؟اس نے پھر سے ایک اور سوال کیا۔

یار کیا ہے؟؟پہننا ضروری ہے؟؟اور تم پلیز۔۔فی الحال کسی کو نہیں بتاؤ گی اس منگنی کا۔۔سمجھی؟؟؟

اچھا۔۔بابا ٹھیک ہے جینی۔۔۔وہ بے زاری سے بولی۔

آج ایک بات بتا ہی دو مجھے ؟؟ تم کیا چاہتی ہو ؟؟ کسے چاہتی ہو ؟؟ مہر نے اسکی کیفیت کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جینی نے اسکی طرف بغور دیکھا اور ایک لمبی آہ بھرتے ہوئے بولی۔

کسی کو بھی نہیں۔۔۔ وہ اتنا کہتے ہی خاموش ہو گئی۔

جینی۔۔ پھر۔۔۔؟ ایسا کیا ہے جو تم اپنے اندر ہی چھپائے ہوئے ہو ؟؟ کیا تم جہانگیر کے لئے راضی نہیں ؟؟ یا تمھیں شاویز پسند ہے ؟؟

مہر کچھ نہیں۔۔۔ وہ بے دلی سے بولی۔

مجھے شاویز پسند ہے۔۔ لیکن دوست ہے وہ میرا۔۔ مگر اس طرح میرے دل میں اس کے لئے جگہ نہیں جیسی کسی اور کے لئے ہے۔

کسی اور کے لئے ؟؟ مطلب ؟؟ جہانگیر ؟؟ مہر نے رک رک کر کہا۔

نہیں مہر۔۔۔ اس نے برا سا منہ بنایا۔

بس کوئی ہے۔۔ جس کا مجھے خود پتہ نہیں۔۔ ایسا لگتا ہے جیسے کوئی ہے۔۔ لیکن کون ہے ؟ نہیں معلوم۔۔

عجیب فلمی جواب ہے۔۔ ہمیں نہیں معلوم ہو گا تو کیا محلے والوں کو پتہ ہو گا ؟؟؟ مہر سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ مگر جینی خاموش ہی رہی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو پھر راضی کیوں ہوئی اس کے لئے۔۔؟؟ وہ بھڑک اٹھی۔

کیوں کی منگنی اس سے؟؟

مجھ سے کسی نے پوچھا ہو تو تب ناں۔۔ کیا کہتی کسی سے۔۔۔اس نے دل پر پتھر رکھ کر منہ سے الفاظ ادا کیے۔

جینی۔۔۔ مہر نے مایوسی سے اس کی طرف دیکھا۔

کون ہے وہ؟؟ جسے تم پسند کرتی ہو؟؟

مہر ٹیکسی سے باہر آئی اور کرایہ دیتے ہوئے شاپنگ مال کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔

نہیں جانتی میں۔۔ مگر مہر جیسا میں چاہتی ہوں۔۔ ویسا کچھ بھی نہیں ہے جہانگیر میں۔۔

وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ریسٹورینٹ میں آموجود ہوئیں اور کرسی پر بیٹھ گئیں۔

کیا نہیں۔۔؟؟ ابھی تم نے جانا اور سمجھا ہی کیا ہے اس کے بارے میں؟؟

پھر بھی مہر۔۔ وہ ویسے نہیں۔۔ جیسا میں نے سوچا تھا۔۔

کیسا چاہیے تمھیں؟؟ مہر نے پریشانی سے پوچھا۔

اک ایسا جو میرے دل کی کیفیت سے واقف ہو جائے۔۔۔ میرے نظریں جھکانے پر بے قرار ہو جائے۔۔۔ میں خاموش ہوں تو میرے الفاظ پہچان لے۔۔ میں اداس ہوں

تو میری مسکراہٹ بنے۔۔ سوچتی ہوں مہر جو میرے خواب میں آتا ہے کبھی کہیں اچانک سے میری زندگی میں بھی آجائے۔ تو کتنا چھا ہو۔۔ آزادی سے جینا چاہتی ہوں۔ اپنے فیصلے خود لینا چاہتی ہوں۔۔ وہ بولتی گئی اور مہر مسکراتی ہوئی بس اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔ کس قدر سکون تھا اس کے چہرے پہ۔۔ اسکی نظروں میں موجود ایسا سکون مہر نے آج سے پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔

اسی اثناء میں اس کے فون پر رِنگ ہوئی۔۔ جس سے جینی خاموش ہوئی اور اس کی طرف دیکھنے لگی۔

ہاں۔۔آجاؤ۔۔ کب سے آئے ہیں یار۔۔ وہ فون پر کسی سے کہہ رہی تھی اور اتنا کہتے ہی فون رکھ دیا۔

ہاں۔۔۔ جینی تو کیا کہہ رہی تھی تم؟؟

کچھ نہیں۔۔۔ اب بھلا کیا فائدہ کچھ بھی کہنے کا۔۔ جو میرے نصیب میں تھا وہ مل گیا۔ وہ اداس ہوئی۔

ہو سکتا ہے یہ تمھارا نصیب ہی نہ ہو۔ ہو سکتا ہے تمھیں کسی سے محبت ہو جائے تو؟

ارے نہیں۔۔۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ میں۔۔ اماں بی کے فیصلے کے خلاف ہو جاؤں۔ وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے پورے وثوق سے بولی۔

چلو۔۔۔وہ منہ میں بڑبڑائی۔

محبت جیسے اماں بی سے پوچھ کے کی ہوگی نا تم نے۔۔۔وہ کھلکھلائی۔

ہیلو۔۔۔مہر۔۔۔ سجیل اچانک سے ان دونوں کے سامنے تیزی سے آیا اور دونوں کے

پاس موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

کیسے ہو۔۔۔؟؟اتنی دیر؟؟اور یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے؟وہ تیزی سے بولی جبکہ جینی اسکی

آمد پر حیرت سے بس دونوں کو دیکھتی رہ گئی۔

اچانک بلاؤ گی تو ایسا ہی ہوں گا نا!بھائی آفس آئے ہیں تو فورا نکل کر آیا ہوں۔اینی

وے۔۔۔وہ مسکرا کر بولا۔

اور سناؤ۔۔۔

اس سے ملو۔۔۔یہ جنت ہے۔۔۔اس نے تعارف کروایا۔

اسلام علیکم۔۔۔جنت کنفیوز ہوئی۔

وعلیکم السلام۔۔۔ سجیل خوش مزاجی سے بولا۔

اور یہ۔۔۔اس سے پہلے کہ مہر اس سے تعارف کرواتی۔

سجیل خود ہی بولا۔

اور میں سجیل۔۔۔وہ گردن کو ذرا خم دے کر بولا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت سنا ہے آپ کے بارے میں۔۔۔وہ جنت سے بولا۔۔

سنایئے کیسی ہیں آپ۔۔؟؟

جی۔۔۔ٹھیک۔۔۔وہ رک رک کر بولی مگر اس کا دھیان مہر پر ہی تھا۔

کچھ آرڈر کیا ہے بھئی؟؟ بہت شدید بھوک لگی ہے بھئی مجھے تو۔وہ منہ بسور کر بولا۔

نہیں۔۔ابھی نہیں۔۔۔مہر بولی۔

خانساماں چھٹی پہ گیا ہے اور بھائی کے ہاتھ سے بنا کھانا بس کچھ نہ پوچھو۔۔بے حد تیکھا۔

چلو۔۔میں آتا ہوں۔۔۔وہ وہاں سے اٹھا اور آرڈر دینے چلا گیا۔

مہر۔۔۔یہ۔۔۔وہ سوالیہ بولی۔

کیا۔۔۔یہ۔۔۔سجیل ہے۔۔وہ ہنسی۔

پتہ ہے مہر۔۔بتا چکا ہے وہ۔۔۔مگر یہ ہے کون؟؟

میرا دوست۔۔۔۔وہ سادہ سے الفاظ میں بولی۔

مہر۔۔۔پاگل ہو۔۔۔تم جانتی کیا ہو اس کے بارے میں؟؟آجکل؟؟لوگ بس ایسے

ہی بے وقوف بناتے ہیں بس۔۔۔اس نے سمجھانا چاہا۔

سجیل۔۔اچھی فیملی سے ہے۔۔۔اور دس سال ہو گئے ہیں ہماری دوستی کو۔۔۔

دس سال۔۔۔وہ چونکی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر۔۔۔مہر دس سال کیسے۔۔اور تم مجھے آج بتا رہی ہو؟؟ وہ غصہ سے بولی۔

اچھا۔۔۔گھر جا کر بتاؤں گی۔۔۔۔موڈ ٹھیک کرو۔۔وہ آرہا ہے۔وہ فوراََ سے بولی جبکہ جینی نے نہ چاہتے ہوئے بھی موڈ ٹھیک کیا اور ہولے سے مسکرانے لگی۔

اور سناؤ۔۔۔آج اچانک۔۔وہ ادھوری بات کرتے ہوئے خاموش ہو گیا۔

ہاں۔۔۔اصل میں۔۔۔میں بہت بور ہو رہی تھی۔۔۔کیونکہ۔۔۔جنت بہت افسردہ تھی آج۔۔۔مہر بولی۔

اوہ! افسردہ۔۔آپ۔۔۔وہ کیوں جنت؟ وہ خوش خلقی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں۔۔۔نہیں تو۔۔۔وہ مہر کو گھورتے ہوئے پھر سجیل سے بولی۔

لیجیئے۔۔۔خود کو دیکھیے جنت۔۔۔کس قدر مایوسی اور افسردگی چھائی ہوئی ہے آپ کے چہرے پر۔۔۔سجیل اسے گہری نگاہ سے دیکھتے ہوئے بولا۔

نہیں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔وہ ہولے سے ہنسی۔

کیا خاک ٹھیک ہو؟۔۔۔حالت دیکھو ذرا اپنی۔۔۔مہر بولی۔

چلو۔۔۔اب لڑنا بند کرو۔۔جوس لو۔۔۔وہ جوس دونوں کو دیتے ہوئے بولا۔

میں ہوں نا! اب افسردگی۔۔۔سمجھو ختم۔۔۔کیوں بھئی مہر؟؟ وہ گلاس منہ کو لگاتے

ہوئے بولا۔

ہاں بھئی۔۔۔بس اسی لیے سوچا آج اسے تم سے اور تمھیں اس سے ملوا ہی دوں۔تاکہ میری طرح یہ بھی بھشاش بشاش رہے۔۔۔وہ وجہ بیان کرتے ہوئے ہنس دی۔

اممم۔۔۔تو اس دن تم انہی کے ساتھ تھی؟؟جنت نے خود سے اخذ کیا۔

جی۔۔۔بالکل۔۔وہ گردن کو خم دے کر بولی۔

برتھ ڈے تھا سجیل کا۔۔اس لیے۔۔۔

اوہ؟Happy Belated birthday

جینی نے خوش مزاجی سے کہا۔

Thank you

سجیل نے تشکر یہ انداز میں کہا۔

یہ آپکے ہاتھ کو کیا ہوا؟؟

کہاں؟؟یہ۔۔۔بس۔۔۔ایسے ہی۔۔۔وہ رک رک کر بولی۔

infact

بچی ہے ناں ابھی۔۔۔چوڑیاں اتارتے وقت لگ گئی اسے چوٹ۔۔۔۔۔وہ کھلکھلائی

جبکہ جنت نے اسے گھورا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ! بچی۔۔ سجیل ہنسا۔۔

Anyway

جنت صاحبہ۔۔ریلیکس۔۔۔اتنامت گھوریں اسے۔۔یہ تو باز نہیں آئے گی۔۔۔آپ ہی مسکرادیجئے۔۔اسکی بات پر جنت ہولے سے مسکرادی۔

مام۔۔۔جہانگیر ٹی وی لاؤنج میں آکر بیٹھا۔

جی۔۔۔بیٹا۔۔۔نورین اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولیں۔

مام۔۔میں چاہتاہوں ایک دفعہ۔۔جنت سے مل لوں۔۔۔وہ موبائل پر نظریں جمائے ہوئے ان سے بولا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں۔۔۔۔ملے تو ہو تم۔۔۔اب۔۔

مام۔۔۔۔کم آن۔۔۔۔یہ کوئی ملنا تھوڑی ہی ناتھا؟ وہ ہنسا۔

تو؟؟ کیا مطلب بیٹا تمھارے کہنے کا؟؟ وہ گہرے انداز سے بولیں۔

مام۔۔۔آپ پلیز۔۔۔مجھے اس کا نمبر ہی لے دیں۔

جہانگیر؟؟ خیر تو ہے ناں! تم جانتے ہو اچھے سے جانو؟؟ اسکے گھر والوں کو یہ سب پسند نہیں۔۔۔وہ اسے آگاہ کرنے لگیں۔

سوواٹ۔۔۔مام۔۔۔ مگر مجھے تو اس سے بات کرنی ہے ناں؟

بیٹا۔۔۔وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگیں مگر اس نے ان کی بات کاٹی۔

مام۔۔۔پلیز۔۔۔۔وہ اصرار کرنے لگا جس پر نورین اسکی طرف دیکھتے ہوئے اک الگ سوچ میں محو ہوئیں۔

بھئی کیا ہو رہا ہے؟؟ مسٹر ہارون ٹی وی لاؤنج میں آبیٹھے۔

کچھ نہیں۔۔۔بس مام کی منت سماجت کر رہا ہوں۔۔۔وہ انکو دیکھ کر بولا اور موبائل ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے ان کے سامنے والی سیٹ پر آموجود ہوا۔

کیوں بھئی؟؟نورین؟؟کس بات پر ہمارا بیٹا منت سماجت کر رہا ہے؟؟ہارون صاحب نے وجہ جاننے کی کوشش کی۔

فضول میں ہی ہارون۔۔۔ضد لگائے ہوئے ہے یہ لڑکا تو۔۔۔

اوہو۔۔۔ہوا کیا؟؟وہ حیرت سے سوالیہ بولے۔

اب ہر کام اسکی مرضی کے مطابق تھوڑی نا ہو سکتا ہے؟؟ان لوگوں نے ہاں کے ساتھ ساتھ منگنی کر دی کیا اتنا کم ہے؟جواب یہ جنت سے بات کرنے کی ضد لگا رہا ہے۔۔

آپ خود سوچیئے ہارون کیا یہ مناسب ہے؟؟جو یہ۔۔۔وہ ایک لمبا لیکچر دیتے ہوئے بولیں جس پر جہانگیر نے قہقہہ لگاتے ہوئے انہیں ٹوکا۔

بس یہی وجہ ہے بات کرنے کی۔۔۔وہ ہنسا جوابا اسکی آنکھوں میں شرارت کو جانچتے ہوئے ہارون صاحب بھی ہنس دیے۔

کیا وجہ ہے بھئی؟؟اور یہ آپ دونوں اسطرح سے کیوں ہنس رہے ہیں؟؟وہ گھور کر دونوں سے بولیں۔

مام۔۔یہی دیکھنا چاہتا ہوں کہ کہیں وہ بھی تو بات بات پر لیکچر نہیں دیتی آپکی طرح۔۔ وہ شرارتی انداز سے بولا جس پر ہارون صاحب بھی ہنس دیے۔

ہارون۔۔۔آپ بھی؟؟وہ شکایتی انداز سے بولیں۔

کم از کم آپ تو ڈھیل نہ دیں اسے۔۔۔یہ نہ ہو وہ اسکی اس ضد کی وجہ سے رشتہ ہی ختم کر دیں۔وہ خدشہ ظاہر کرنے لگیں۔

ارے نورین۔۔۔نہیں ہوتا ایسا ویسا کچھ بھی۔۔۔وہ انہیں سمجھانے لگے۔

اینی وے۔۔جہانگیر بیٹا۔۔۔فی الحال اس سوچ کو دور رکھو خود سے۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔وہ بچوں کی طرح ان کی طرف دیکھ کر بولا۔

بڑا ہو گیا ہے یہ۔۔مگر ضد نہیں گئی اسکی۔۔۔ہارون صاحب بولے۔

اچھا۔۔۔نہ کریں آپ دونوں میری ہیلپ۔۔آخر آئی ٹی انجینیئر ہوں۔۔ڈھونڈ ہی لوں گا کہیں سے۔۔وہ رونی صورت بنا کر بولا۔

یہی تو۔۔آئی ٹی انجینئیر ہو۔۔پڑھے لکھے ہو کر بھی تم۔۔ہارون صاحب نے اسی کی بات کو اسکے سامنے رکھتے ہوئے بات کی۔

تو؟؟ڈیڈ۔۔کیا آپ نے مام سے بات نہیں تھی کی؟؟؟اسکے سوال پر مسز ہارون تو شرما سی گئیں۔

لیجیئے۔۔مام کو دیکھ کر جواب مل گیا۔۔اس نے انہیں مزید تنگ کیا۔

جانو۔۔چپ رہو۔۔آخر وہ مسکراتے ہوئے لجائی سے بولیں۔

یہ تو کزن ہیں نا میری۔۔تو بات ہو نا تو ایک عام سی بات تھی۔۔انہوں نے اسے واضح کیا مگر اسکی طرف سے ایک اور شگوفہ چھوڑا گیا۔

اوئے ہوئے۔۔بات یا باتیں۔۔اور اک ہم ہیں یہاں۔۔اکیسویں صدی میں رہ کر بھی انیسویں صدی والا حال۔ منگیتر سے بات کرنے نہیں دے رہا ظالم سماج۔۔اسکا اشارہ اپنے ماں باپ پہ تھا۔

تو اب ہم ظالم سماج ٹھہرے؟ہارون صاحب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔

جی بالکل۔۔۔وہ بھی کھلکھلا کر ہنسا۔

اچھا۔۔ صبح مرزا صاحب سے میٹینگ ہے۔مام سے باتیں ختم ہو جائیں تو ٹائم سے سو جایئے گا۔۔۔اس نے انہیں آنکھ ماری تو وہ اور بھی ہنس دیئے۔

اس نے اپنا موبائل میز پر سے اٹھاتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

عجیب پاگل ہے یہ۔۔۔نورین ہنسی۔

یہ تمھارے ہی لیکچر کا نتیجہ ہے بیگم۔۔۔وہ شرارت سے بولے۔

اچھا بس کریں آپ۔۔کچھ بھی سمجھاؤ تو دونوں باپ بیٹے کو تو بس۔بہانہ چاہیے مذاق بنانے کا۔۔۔وہ ریموٹ پکڑتے ہوئے ٹی وی پر چینل تبدیل کرنے لگیں،جواباً وہ ہنس پڑے۔

کیسا لگا تمھیں وہ؟؟مہر اسے کام کرتا دیکھ کر بولی۔

کون؟؟؟اس نے لیپ ٹاپ پر نظریں جمائیں اور کام میں مگن ہوتے ہوئے جواب دیا۔

سجیل۔۔۔یار۔۔۔مہر نے یاد دہانی کروائی۔

مجھے بھلا کیسا لگے گا؟؟ٹھیک ہی ہے۔۔وہ مسکرائی اور لیپ ٹاپ کو ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے اسکی جانب متوجہ ہوئی۔

بائے داوے۔۔یہ۔۔۔دس سال کا کیا چکر تھا؟تم نے کبھی بتایا کیوں نہیں اسکے بارے میں؟؟

یار۔۔۔کیا بتاتی؟؟کبھی موقع ہی نہیں ملا۔۔۔وہ بیڈ پر آبیٹھی۔

اچھا۔۔۔بتاؤ تو۔۔۔ہے کون یہ ہیرو؟؟وہ اسکی طرف دیکھ کر شرارت سے بولی۔

میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہے سجیل۔۔۔وہ محبت سے بولی۔

ڈیلاگ نہیں۔۔۔۔مجھے تفصیل سے بتاؤ۔۔۔اس نے وضاحت چاہی۔

جینی۔۔۔یار۔۔۔تمھیں راحت انکل یاد ہیں؟؟اس نے سوالیہ پوچھا جس پر جینی نے دماغ پر زور ڈالا۔

یار۔۔وہی جو ہمارے گھر آیا کرتے تھے۔۔۔یار وہی جس سے تابینہ پھوپھو۔۔وہ اتنا ہی بول پائی تھی کہ جینی نے تیزی سے اسے جواب دیا۔

ہاں!ہاں!یاد آیا۔۔تو یہ راحت انکل کا؟؟وہ سوال کرتے کرتے رکی۔

ہاں۔۔۔بھائی ہے ان کا۔۔۔یار وہی جو ہمارے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔۔اس نے ماضی کی چند باتیں یاد دلانے کی کوشش کی۔

ہاں!ہاں۔۔۔یاد آگیا۔۔۔جنت تیزی سے بولی۔

مگر۔۔مہر۔۔۔تم جانتی ہو اگر اماں بی کو ذرا سی بھنک بھی پڑ گئی کہ تم اور وہ۔۔۔

اوہ گاڈ۔۔۔جینی۔۔۔اماں بی کا فوبیا بس تمھیں اور گھر والوں کو ہے مجھے اور شاویز کو نہیں۔۔۔۔وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

مگر۔۔یار۔۔۔تم اس سے رابطے میں کیسے؟؟وہ کشمکش میں مبتلا ہوئی۔

ہمارا رابطہ ختم ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ مسکرائی۔

کیا مطلب؟؟اسکی جانب غور سے دیکھ کر وہ سوالیہ بولی۔

مطلب۔۔یہ۔۔کہ سجیل سے کبھی کبھار سکول میں بات ہو جایا کرتی تھی۔اور جب سے کالج،یونیورسٹی جانا شروع کیا۔۔بہانے بہانے سے ملاقات بھی ہو جاتی ہے۔۔وہ آنکھ مارتے ہوئے بولی۔

اور تمہیں بتاتی بھی تو کیسے؟؟تم تب ہر بات گھر آ کر اماں بی کو جو بتا دیتی تھی۔۔

ہاں۔۔تو تب تو چھوٹی تھی ناں۔۔تم مجھے سمجھا دیتی کہ انہیں،نہیں بتانا تو میں نہ بتاتی۔ وہ معصومانہ انداز میں بولی۔

ویری فنی۔۔میں ہی سمجھاتی۔۔خود بھی سمجھ جایا کرو۔۔ویسے۔۔اب بتا دیا ہے ناں۔۔ تو بتانا نہیں۔۔مہر ہنسی۔

کوئی حال نہیں تمھارا۔۔اب تو سمجھ ہے نا مجھے۔۔کہ انہیں کیا بتانا ہے اور کیا نہیں۔

But be careful

اماں بی نے راحت انکل کو نہیں چھوڑا تھا تو اسے کیسے برداشت کر پائینگی؟؟جنت نے اسے وارن کیا۔

ریلیکس۔۔۔میں خود کو خود کی محبت سے خود دور نہیں ہونے دوں گی اور نہ ہی خود دور

کروں گی جیسے تابینہ پھوپھو نے کیا۔۔جذبات کو ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے دماغ سے ایسی گیم کھیلوں گی کہ مجھے میری محبت مل جائے گی اور تابینہ پھوپھو کو ان کی۔۔وہ فخریہ انداز سے بولی تو جنت نے اسکی طرف رشکیہ انداز سے دیکھا۔۔۔

کاش۔۔۔اتنی ہمت مجھ میں بھی آجائے۔۔۔وہ زیرِلب خود سے بولی۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے پریشان اس بات پر ہوئی کہ آخر مہر سب جاننے کے باوجود کیسے سجیل کے لیے کوئی قدم اٹھا سکتی ہے؟کیونکہ اماں بی راحت اور سجیل کے لیے راضی ہوں یہ ایک ناممکن سی بات تھی۔۔۔

❤جاری ہے❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews